بسم اللہ الرحمن الرحیم

دُور اور قریب کے مسلمانوں کا شام کے عوام کو تنہا چھوڑ دینا جابر بشارُالاسد کے سامنے اُن کی فتح کو تاخیر میں بدل گیا

تحریر: بلال المہاجر - پاکستان

جب 1978 میں سوویت یونین نے افغانستان میں اپنی کٹھ پتلی حکومت بچانے کے لئے سوویت فوج کے ذریعے مداخلت کی، جو کہ بعد میں امریکا کے ساتھ ہتھیاروں کی ایک پوری دوڑ میں بدل گئی، تو اُس وقت امت مشرق اور مغرب سے دوڑتی ہوئی سوویت فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے پہنچ گئی۔ ملحدوں کی اس فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ کے راہ میں جہاد کرنے کے لئے ایک عوامی پکار تھی۔ پاکستان سے سعودی عرب سے لیبیا اور سے مراکش اور شام تک جنگجوؤں کو اپنے ممالک کی حکومتوں کی ہر طرح سے حمایت حاصل تھی، اور جو کھل کر حمایت نہیں کر رہے تھے تو انہوں نے صرفِ نظر سے کام لیا۔ ان جنگجوؤں نے روسی فوج کو افغانستان سے نکل جانے پر مجبور کر دیا، روس نے مجاہدین کے ہاتھوں اپنی شکست کا اعلان کیا، جس میں اس نے تقریباً دس سال کے مقابلے کے بعد بہت سے فوجیوں اور ہتھیاروں کا نقصان اُٹھایا تھا، کیونکہ افغانستان میں روسی فوج کے خلاف ان مجاہدین کو دنیا بھر سے اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد حاصل تھی۔

یہ مثال موجودہ دور میں اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اگر امت اپنے مسائل کو یوں اپنائے جیسے کہ اپنانے کا حق ہے، تو یہ اپنے دشمنوں پر فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو امت مسلمہ اپنے آباؤاجداد کی طرح کامیاب ہو جائے گی۔ یہ کہا جاتا ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے ایران کے شہنشاہ خسرو کو خط لکھا تھا کہ جس میں انہوں نے لکھا کہ ،أسلم تسلَم، والا جئتك برجال يصرّون على الموت كما تصرون أنتم على الحياة ،"اسلام کو تسلیم کرو اور محفوظ ہو جاؤ، ورنہ میں تمہارے پاس ایسے لوگ لے کر آؤں گا جو موت سے اس طرح محبت کرتے ہیں کہ جس طرح تم سب زندگی سے محبت کرتے ہوں"۔ خط پڑھنے کے بعد خسرو نے چین کے شہنشاہ سے امداد کی درخواست کی۔ چین کے شہنشاہ نے اس کو جواب دیا، "اے خسرو! میں ایسے افراد کا سامنا نہیں کر سکتا جو پہاڑوں کو اکھاڑ سکتے ہیں اگر وہ اس چیز کا ارادہ کر چکے ہیں"۔

شام کے لوگ اپنے بھائیوں کو پکارتے رہے یہاں تک کہ ان کی زبان، گلے اور منہ خشک ہو گئے! شام کے لوگوں نے جابر کے خلاف اپنے انقلاب کے شروع کے دنوں ہی سے اپنے بھائیوں یعنی اس امت کے بیٹوں سے مدد طلب کی۔ مگر امت کے بیٹوں میں سے چند ہی ان کی مدد کو پہنچ سکے کیونکہ زیادہ تر عالمی طاقتوں اور مسلم ممالک میں ان کے ایجنٹ حکمرانوں نے ان کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہوا کہ مظلوموں کی حمایت کرنے کے بجائے ان ممالک نے بین الاقوامی اتحاد قائم کر کے امت کے خلاف صلیبیوں کی مدد کی۔ شام کے جابر نے شام کے مخلص جنگجوؤں کے خلاف ہر طرح کی طاقت کا استعمال کیا۔ اس جنگ کے نتیجے میں دس لاکھ سے زائد لوگ ہلاک ہو چکے ہیں، پچاس لاکھ سے زائد لوگ اپنے ہی ملک میں پناہ گزین بن گئے ہیں، ساٹھ لاکھ سے زائد افراد دوسرے ملکوں میں مہاجر بن چکے ہیں، جبکہ دس لاکھ سے زائد لوگ شام کے اُن علاقوں میں پھنسے ہوئے ہیں جو محاصرے میں ہیں۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ سے زائد افراد گمشدہ ہیں جو ظالم بشار الاسد کی جیلوں میں قید ہیں جن پر ذہنی اور جسمانی زیادتیوں کے ساتھ ساتھ مختلف اقسام کا ایسا تشدد کیا گیا ہے جو کہ ہسپانوی قبضے کے دوران بھی نہیں دیکھا گیا تھا کہ جس سے جنگل کے جنگلی جانور بھی شرمائے جائیں۔

شام کے عوام اپنی معمولی استعداد پر بھروسہ کرتے ہوئے حکومت اور بین الاقوامی اتحاد کے خلاف انقلاب آگے بڑھاتے رہے۔ جان اور مال میں شدید نقصانات اُٹھانے کی وجہ سے، "ان کے پاس اب کھونے کے لئے کچھ بھی باقی نہیں ہے"۔ اس کے باوجود، وہ انقلاب کو جاری رکھنے اور جابر کی حکومت کو گرانے اور اسے ایک ایسے نظام، جس سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو، سے بدلنے کا مقصد حیرت انگیز طور پر ان کے ذہن میں واضح رہا اور وہ استقامت کے ساتھ کھڑے رہے۔ اگر دور اور قریب کے لوگوں کی سازشیں، اور مسلمان بھائیوں کا انہیں تنہا چھوڑ دینا نہ ہوتا تو یہ لوگ جابر بشار الاسد کی حکومت کو کب کا گرا چکے ہوتے۔ یقیناً اُن کا ادراک اور معاملہ فہمی اپنے افغان بھائیوں سے زیادہ ہے۔ اگر ان کی جگہ کسی اور نے اتنی اموات اور ذلت و رسوائی کا سامنا کیا ہوتا... تو اُن میں سے ایک بھی ان مظالم کے آگے نہ ٹھہر سکا ہوتا، بلکہ کب کا مجرمانہ بین الاقوامی موقف اور دمشق میں اُن کی نمائندہ نُصیری حکومت کو قبول کر چکا ہوتا۔ لٰہذا حکومت کے شدید کفر اور ناانصافیوں نے شام کے عوام بشمول مزاحمت کاروں اور باغیوں کے لیے کوئی رستہ نہیں چھوڑا سوائے اس کے کہ وہ آخری دم تک طارق بن زیاد کی طرح استقامت کا مظاہرہ کریں کہ جب دشمن نے اُس کی افواج کی کشتیاں جلا دیں اور پھر دشمن اُس کی فوج کے سامنے آ گیا تھا۔ اب پیچھے سمندر اور سامنے دشمن تھا اور طارق کے پاس آخری دم تک یا فتح و کامیابی تک لڑنے کے سوا کوئی دوسری صورت نہیں تھی۔

شام کے مسلمانوں کی اس ظلم کی آندھی کے سامنے استقامت دیکھانا، باقی امت کو یہ بہانہ فراہم نہیں کرتا کہ وہ ان کی مدد نہ کریں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے، (**إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ**)"بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (اللہ کے لئے) وطن چھوڑ دیئے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی وہی لوگ ایک دوسرے کے حقیقی دوست ہیں، اور جو لوگ ایمان لائے (مگر) انہوں نے (اللہ کے لئے) گھر بار نہ چھوڑے تو تمہیں ان کی دوستی سے کوئی سروکار نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں اور اگر وہ دین (کے معاملات) میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر (ان کی) مدد کرنا واجب ہے مگر اس قوم کے مقابلے میں (مدد نہ کرنا) کہ جن کے ساتھ تمہارا (صلح و امن کا) معاہدہ ہو، اور اللہ ان کاموں کو جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے" (الانفال: 72)۔

یہ بات یقینی ہے کہ شام کی حکومت کمزور اور تھکی ہوئی ہے جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تھوڑی ہی کوشش کے ساتھ شام کے عوام کو فتح دلائی جاسکتی ہے۔اسلامی دنیا میں سے کسی بھی ریاست کو اگر مسلمانوں کی مدد سے متعلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کی فکر ہے تو اُسے چاہئے کہ وہ شام کے انقلاب کو آگے بڑھانے کے لئے ہتھیار اور افراد فراہم کرے۔مثال کے طور پر پاکستان اپنے کچھ کمانڈوز بہترین ہتھیاروں، جیسے کہ کندھے سے استعمال ہونے والی طیارہ شکن بندوقوں، کے ساتھ بھیج سکتا ہے، جو کہ روسی، ترک، امریکی اور اتحادی افواج کی فضائی قوت کو غیر فعال کر سکتے ہیں، کیونکہ اُن کی فضائی برتری وہ چیز ہے کہ جو جنگجوؤں سے پہلے عام شہریوں کو ہلاک کرتی ہے۔ جس سے طاقت کا توازن اتحادی افواج کے حق میں نہیں رہے گا اور جابر بشالاسد کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ لیکن، یہ سب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اسلامی دنیا کی حکومتیں بشمول پاکستان کی حکومت اور اُس کی موجودہ سیاسی اور فوجی قیادت، ایسی حکومتیں اور حکمران ہیں جو مغربی ایجنٹ ہیں جن کو مسلمانوں کے گردنوں پر مسلط کیا گیا ہے۔یہ جابر بشار کی حکومت کے مقابلے میں کم مجرم نہیں ہیں۔ تو ان سے یہ توقع کرنا کہ وہ شام کے انقلاب کی حمایت کریں گے، بیکار ہے۔اس کے بجائے یہ حکومتیں ترکی کی طرح، اتحادی افواج کی میزبانی و مدد کریں گی اور بشار الاسد، روس، امریکہ اور ایران کے ساتھ مل کر مردوں، عورتوں اور بچوں کے قتل اور تباہی میں ایسے حصہ لیں گی کہ جس سے پتھر اور درخت بھی نہ بچ سکیں....تاکہ انقلاب ختم ہو جائے اور عوام امریکی ایجنٹ جابر بشار کی حکمرانی کو قبول کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں۔

جی ہاں، اسلامی امت سب اقوام سے الگ امت واحدہ ہے۔ جب تک کہ یہ امت اپنے مسائل کے حل کے لئے ایک جسمِ واحد کی طرح کھڑی نہیں ہو گی، یہ اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر پائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، «**الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ**» "مسلمانوں کے خون برابر ہیں، ان میں سے ادنیٰ شخص بھی کسی کو امان دے سکتا ہے، اور سب کو اس کی امان قبول کرنی ہو گی، اسی طرح دور مقام کا مسلمان پناہ دے سکتا ہے (گرچہ اس سے نزدیک والا موجود ہو) اور وہ اپنے مخالفوں کے لیے ایک ہاتھ کی طرح ہیں، جس کی سواریاں زور آور اور تیز رو ہوں وہ (غنیمت کے مال میں) اس کے برابر ہو گا جس کی سواریاں کمزور ہیں، اور لشکر میں سے کوئی سریہ نکل کر مال غنیمت حاصل کرے تو لشکر کے باقی لوگوں کو بھی اس میں شریک کرے، کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ذمی کو" (سنن ابی داود)۔

اور چونکہ اسلامی دنیا کی یہ حکومتیں شام میں اپنے بھائیوں اور فوجوں کے لئے رکاوٹ ہیں، اس لئے ان کو ہٹانا ایک فرض کام ہے، کیونکہ اسلامی اصول ہے **مالا يتم الواجب إلا به فهو واجب** "وہ امر جو کسی فرض کی ادائیگی کیلئے درکار ہے، وہ امر بھی فرض ہو جاتا ہے"۔ اور ان حکومتوں کو ہٹانے کے لئے امت کا کردار یہ ہے کہ وہ فوج میں موجود مخلص اہلِ قوت افراد کو یہ تلقین کریں کہ وہ موجودہ ایجنٹ حکمرانوں اور رہنماؤں کو ہٹا کر امت کی قیادت، نبوت کے طرز پر خلافت کے قیام کے لئے جدوجہد کرنے والے حزب التحریر کے داعیوں کو سونپ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، «**مَا مِنْ امْرِئٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنْ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ**» "جو کسی مسلمان شخص کو کسی جگہ میں ذلیل کرے گا، جہاں اُس کی بے عزتی کی جارہی ہو اور اس کی آبرو پر حملہ ہو رہا ہو تو اللہ اسے ایسی جگہ ذلیل کرے گا، جہاں وہ اس کی مدد چاہے گا، اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ میں مدد کرے گا جہاں اس کی عزت میں کمی آرہی ہو اور اس کی آبرو جارہی ہو تو اللہ بھی اس کی ایسی جگہ پر مدد کرے گا، جہاں وہ یہ پسند کرے کہ اللہ اس کی مدد کرے" (سنن ابی داوٗد)۔

شام کے باغی مسلمانوں کی مدد کرنے کا فرض اُس فرض سے الگ نہیں ہے کہ جو مسلمانوں کا ان کے دین میں مدد کا ہے۔اس کے علاوہ، اللہ کی وحدانیت پر یقین رکھنے والوں کے لئے یہ پہلی ترجیح ہے۔ایمان کے کمزور ترین درجہ کی سمجھ کے ساتھ، شام یا شام کے باہر کے مظلوموں کے لئے رونا اور ہمدردی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کمزور ایمان صرف اُس سے قبول کیا جاتا ہے کہ جو طاقت نہیں رکھتا ہو، نہ کہ اس سے جو اس کے قابل ہے۔ بلاشبہ مسلمان، پاکستان کے عوام سمیت، شام میں اپنے بھائیوں کی مدد کرنے کے قابل ہیں، اگر وہ ایک مخلص حکمران و فوجی کمانڈر، یعنی مسلمانوں کے معزز خلیفہ کو مقرر کریں، جو اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر مبنی قوانین کے ذریعے حکومت کرے۔